تحقیق حدیث

اعتصام الکتاب والسنہ

محمد سعید عمران

(1)

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اس تحقیق کے مقدمہ کو نبی ﷺ کی اس حدیث کے ساتھ زینت بخشنا چاہوں گا، جس کے بعد مزید کچھ اور لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

حضرت انسؓ سے راویت ہے، انہوں نے فرمایا مجھے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے

"جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے"۔

(صحیح بخاری رقم 108)

حدثنا أبو بكر أحمد بن إسحاق الفقيه أنبأ العباس بن الفضل الأسفاطي ثنا إسماعيل بن أبي أويس
وأخبرني إسماعيل محمد بن الفضل الشعراني ثنا جدي عن ثور زيد الديلي ثناأبن أبي أويس عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس في حجة الوداع فقال : قد يئس الشيطان بأن يعبد بأرضكم ولكنه رضي أن يطاع فيما سوى ذلك مما تحاقرون من أعمالكم فاحذروا يا أيها الناس إني قد تركت فيكم ما إن اعتصمتم به فلن تضلوا أبدا : كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم إن كل مسلم أخ المسلم المسلمون إخوة ولا يحل لامرىء من مال أخيه إلا ما أعطاه عن طيب نفس ولا تظلموا ولا ترجعوا من بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض وقد احتج البخاري بأحاديث عكرمة واحتج مسلم بأبي أويس وسائر رواته متفق عليهم وهذ الحديث لخطبة النبي صلى الله عليه وسلم متفق على إخراجه في الصحيح : يا أيها الناس إني قد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصمتم به : كتاب الله وأنتم مسؤولون عني فما أنتم قائلون وذكر الاعتصام بالسنة في هذه الخطبة غريب ويحتاج إليها
وقد وجدت له شاهدا من حديث أبي هريرة : احتج البخاري بعكرمة واحتج مسلم بأبي أويس عبدالله وله أصل في الصحيح

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ روئے زمین پر کبھی اس کی پوجا کی جائے گی لیکن وہ اس بات سے ابھی بھی پر امید ہے کہ وہ تمہیں ان اعمال میں مبتلا کر دے گا جو تمہاری نظر میں بالکل حقیر ہیں۔ اس لئے لوگو! ہوشیار رہنا، **میں تمہارے اندر ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس پر سختی سے عمل پیرا ہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ کتاب اللہ اور تمہارے نبی کی سنت۔** مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، کسی شخص کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کا مال کھائے۔ ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے تحفہ دے تو جائز ہے۔ تم ظلم مت کرنا اور میرے بعد کافر مت ہو جانا تاکہ کہیں ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارتے پھرو۔

امام بخاری نے عکرمہ کی احادیث نقل کی ہیں اور امام مسلم نے ابو اویس کی روایات نقل کی ہیں، ان کے علاوہ اس حدیث کی سند کے تمام راوی متفق علیہ ہیں اور یہ درج ذیل حدیث نبی اکرم ﷺ کے خطبہ کے متعلق ہے اس کو دونوں بزرگوں نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ اے الوگو! میں تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر اس کو مضبوطی سے تھام لوگے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ ہے

کتاب اللہ۔ اور تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے۔ اس خطبہ میں "اعتصام بالسنتہ" کا ذکر غریب ہے۔ اس حدیث کی ایک شاہد موجود ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

(المستدرک للحاکم مترجم اردو 1/188ح318، المستدرک للحاکم عربی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ 1/171ح318، المستدرک للحاکم عربی مطبوعہ دارالحرمین للطباعہ والنشر والتوزیع 1/160ح318، المستدرک للحاکم مطبوعہ دارالتاصل 1/386ح322، المستدرک للحاکم مطبوعہ دارلمعرفہ 1/284ح323، سنن الکبریٰ للبیہقی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ 10/194ح20336، سنن الکبریٰ للبیہقی اردو 12/267ح20336، سنن الکبریٰ للبیہقی مطبوعہ الہجر 20/333ح20362، سنن الکبریٰ للبیہقی بتحقیق ابن الترکمانی 10/114، الاتحاف المہرۃ 16076، الفتح الباری 3/452)

ابو عبد الرحمان مقبل بن ہادی الوادعی نے اسے ضعیف کہا ہے، اسماعیل بن ابی اویس عن ابیہ کے طریق سے اس پر کلام کیا گیا ہے اور اس کی شاہد میں صالح بن موسیٰ الطلحی ہے، جو کہ متروک ہے۔

مطبوعہ دارالتاصل میں محقق لکھتے ہیں کہ اس میں اسماعیل بن ابی اویس ہے جو کہ صدوق ہے اور حفظِ حدیث میں خطاء کرتا ہے۔ بخاری نے اس سے حدیث نہیں لی اور مسلم نے متابعات میں لی ہے، اور یہ صدوق وہم والا ہے۔ اور عکرمہ سے مسلم نے مقرون روایات لی ہیں۔

حکم: ضعیف اس کی سند میں اسماعیل بن ابی اویس اور ابی اویس عبد اللہ بن عبد اللہ ضعیف ہیں۔

أخبرنا أبو بكر بن إسحاق الفقيه أنبأ محمد بن عيسى بن السكن الواسطي ثنا داود بن عمرو الضبي ثنا صالح بن موسى الطلحي عن عبد العزيز بن رفيع عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إني قد تركت فيكم شيئين لن تضلوا بعدهما : كتاب الله وسنتي ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: **میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں (اگر اس پر عمل پیرا رہو گے) تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ، میری سنت۔** اور یہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔

(المستدرک للحاکم مترجم اردو 1/189ح319، المستدرک للحاکم عربی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ 1/172ح319، المستدرک للحاکم عربی مطبوعہ دارالحرمین للطباعہ والنشر والتوزیع 1/161ح319، المستدرک للحاکم مطبوعہ دارالتاصل 1/386ح323،، المستدرک للحاکم مطبوعہ دارلمعرفہ 1/284ح324، سنن الکبریٰ للبیہقی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ 10/195ح20337، سنن الکبریٰ للبیہقی 10/20337، سنن الکبریٰ للبیہقی مطبوعہ الہجر 20/333ح20363، سنن الکبریٰ للبیہقی بتحقیق ابن الترکمانی 10/114، الاتحاف المہرۃ 18364)

مطبوعہ دارالتاصل کے محقق کہتے ہیں کہ اس میں صالح بن موسیٰ الطلحی متروک ہے۔

مطبوعہ دارلمعرفہ کے محقق لکھتے ہیں: المجمع الزوائد 9/163 میں اس کی تخریج بزّار نے کی ہے، اور اس میں صالح بن موسیٰ الطلحی ہے، جو کہ ضعیف ہے۔

صالح بن موسیٰ طلحی کے بارے میں جرح وتعدیل کے حوالے سے بحث راویوں کے حال میں پیش کر دی گئی ہے۔

حکم: یہ روایت شدید ضعیف ہے، اس کا راوی صالح بن موسیٰ طلحیٰ متروک الحدیث ہے۔

حاصل بحث

غیر جانبدارانہ تحقیق سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ، اس حدیث کو جسے حدیثِ اعتصام کتاب والسنہ کہا جاتا ہے کی سندی حیثیت نہیں ہے۔ کتاب اور سنت کی ترغیب دلانے کے لیے سندی حیثیت کے اعتبار سے اس سے بہتر روایات ذخیرہ حدیث میں ہمارے محبوب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت ہیں جن سے استدلال کرنا ہمارے لیے بہتر ہو گا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان "جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے" کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہمیں ایسی روایات کو لوگوں کے سامنے ضعف بیان کیے بغیر پیش نہیں کرنا چاہئیے۔

راویوں کے حالات

ابو بکر احمد بن اسحاق الفقیہ:

یہ احمد بن اسحاق بن ایوب نیشاپوری ہیں، اور امام حاکم کے شیخ ہیں۔ امام حاکم نے ان کو "فقیہ" کہا ہے۔ امام ذہبی نے انہیں علامہ مفتی، محدث اور شیخ الاسلام کہا ہے۔ صفدی نے وافی بالوفیات میں لکھا ہے کہ انہوں نے یحیٰ بن الذہلی کو دیکھا ہے۔ انہوں طہارت، نماز اور زکوٰۃ کے موضوع پر کتب لکھیں، اس کے علاوہ ان کی تصنیفات میں "المبسوط"، "الاسماء والصفات"، "الایماء والقدر"، "فضل الخلفاء الاربعہ" اور "الرؤیہ والاحکام الامامہ" شامل ہیں۔ سبکی نے طبقات الشافعیہ میں فقہ اور حدیث کے آئمہ میں سے تھے انہوں یحیٰ الذہلی اور ابو حاتم رازی کو دیکھا ہے۔ انہوں نے فضل بن محمد الشعرانی، اسماعیل بن قتیبہ، یعقوب بن یوسف القزوینی، محمد ابن ایوب، حارث بن ابی اسامہ، اسماعیل القاضی، ہشام بن علی اور علی بن عبد العزیز سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے محمد بن نصر سے سماع میں اختلاف ہے، انہوں نے ان سے حدیث نہیں سنی۔ ان سے ابو علی الحافظ، ابو بکر الاسماعیلی، ابو احمد الحاکم، ابو عبد اللہ الحاکم، محمد بن ابراہیم الجرجانی اور ایک خلق کثیر نے سماع کیا۔ انہوں نے 343 ہجری میں وفات پائی۔ ان پر کوئی تنقید نہیں کی گئی اس لیے یہ ثقہ ہیں۔

(رجال مستدرک 1/135، سیر اعلام النبلاء 15/483، العبر 2/264، الوافی بالوفیات 6/150، طبقات الشافعیہ 3/9)

ثقہ فقیہ ہیں۔

اسماعیل بن ابی اویس:

یہ اسماعیل بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس بن مالک بن ابی عامر الاصبحی ہیں اور امام مالک کے بھانجے ہیں۔

انہوں نے ابراہیم بن سعد الزہری، ابو اویس عبد اللہ بن عبد اللہ المدنی (والد)، عبد الرحمن بن ابو الزناد، عبد الرحمن بن زید ابن اسلم، عبد العزیز بن ابو حازم، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابو سلمہ الماجشون، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، مالک بن انس وغیرہ سے روایت لی ہے۔

ان سے بخاری، مسلم، ابراہیم بن سعید الجوہری، احمد بن صالح المصری، اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی، ابو خیثمہ زہیر بن حرب، العباس بن الفضل الاسفاطی، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، علی بن عبد العزیز البغوی، قتیبہ بن سعید، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی، محمد بن یحییٰ الذہلی، نصر بن علی الجہضمی، یعقوب بن سفیان الفارسی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، یہی بات عثمان بن سعید الدارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے لکھی۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صدوق، ضعیف العقل ہے اور یہ زیادہ مستند نہیں ہے۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ابو اویس اور اس کا بیٹا (اسماعیل) ضعیف ہیں۔

ابن عدی نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا کہ ابی اویس اور اس کا بیٹا سارق الحدیث ہیں۔

ابراہیم بن عبد اللہ بن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کیا کہ خلط ملط کرنے والا، کذاب ہے اور کوئی شے نہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کا محل صدق ہے، اور یہ غفلت برتتا تھا۔

نسائی نے کہا کہ ضعیف ہے۔ ایک اور جگہ کہا کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دولابی نے کتاب الضعفاء میں نضر بن سلمہ مروزی کا قول نقل کیا ہے کہ یہ راوی کذاب ہے اور یہ امام مالک کے حوالے سے ابن وہیب کے مسائل بیان کر دیتا تھا۔

عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ اور یحییٰ بن معین کا قل نقل کیا ہے کہ یہ دو ٹکے کا بھی نہیں ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ میں صحیح روایت میں اسے اختیار نہیں کروں گا۔

خلیلی نے الارشاد میں لکھا کہ اس کا حال ثبت ہے۔

میزان الاعتدال میں ذہبی لکھتے ہیں کہ اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے تین روایات نقل کی ہیں، پھر یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے اپنے ماموں، امام مالک سے غریب روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی۔ المغنی میں ذہبی نے لکھا کہ یہ صدوق ہے اس سے منکر روایات ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ صدوق ہے۔ حدیث کے حفظ میں خطاء کرتا ہے اور دسویں طبقہ کا راوی ہے۔

(تاریخ الکبیر 1/364ح1152،الجرح والتعدیل 2/180ح613،الضعفاء والمتروکین للنسائی ص 152ح42، الضعفاء للعقیلی1/87ح100، الکامل ابن عدی1/525ح151،الثقات8/99،تہذیب الکمال 1/124ح459،میزان الاعتدال1/379ح855(اردو1/305ح855)،سیر اعلاماالنبلاء10/391،المغنی1/119ح638،الکاشف1/247ح 388، تذہیب التہذیب1/370ح461، تہذیب التہذیب1/291ح569، تقریب التہذیب1/179ح464)۔

نتیجہ: جمہور آئمہ محدثین کے اقوال کی روشنی میں یہ بات صاف واضح ہے کہ یہ "ضعیف" ہے۔جب اس کی حدیث دیکھی جائے گی تو اس کے لیے متابعات اور شواہد کی ضرورت ہو گی۔اس سے شیخین (بخاری و مسلم) نے کوئی ایسی حدیث روایت نہیں کی جس کی صحیح متابعت موجود ہو۔

صالح بن موسیٰ الطلحی:

روی عن: سلمہ بن دینار المدنی، سلیمان الاعمش، سہیل بن ابی صالح، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر، صلت بن دینار، عاصم بن ابی النجود، عبد اللہ بن حسن بن حسن، عبد العزیز بن رفیع، عبد الملک بن عمیر، معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ، منصور بن معتمر، موسیٰ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ (والد)، ہشام بن عروہ۔

روی عنہ: احمد بن عبد اللہ بن یونس، افلح بن محمد بن زرعہ السلمی، بشر بن آدم البغدادی الضریر، بشر بن ہلال الصواف، داود بن عمرو الضبی، ربیع بن نافع الحلبی، زید بن الہیثم الانطاکی، عبد اللہ بن عمر بن ابان الجعفی، عبد الحمید بن عبد الرحمان الحمانی، عبد الکبیر بن معافی بن عمران الموصلی، قتیبہ بن سعید، محمد بن عبید المحاربی، معلیٰ بن منصور الرازی، منجاب بن الحارث، یحییٰ بن المغیرہ الرازی۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں ہے۔ایک جگہ کہا کہ صالح بن موسیٰ اور اسحاق بن موسیٰ کوئی شے نہیں ان کی حدیث نہ لکھی جائے۔

جوزجانی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے، سخت منکر الحدیث ہے، ثقہ راویوں سے مناکیر روایات بیان کرتا ہے۔یہ حجت نہیں ہے۔

بخاری نے کہا کہ سہیل بن ابی صالح کے حوالے سے منکر روایات کرتا ہے۔یہ بھی کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی نہیں جائے، ضعیف ہے۔ ایک اور جگہ کہا کہ متروک الحدیث ہے۔
ابن عدی نے کہا کہ اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔
ابن حبان نے کہا کہ ثقہ راویوں سے ایسے روایات کرتا ہے کہ اس پر ثبت روایت کا شبہ ہوتا ہے۔ اس کی روایت سے استدلال کا کوئی جواز نہیں۔
ابو نعیم اصبہانی نے کہا کہ متروک ہے مناکیر روایت کرتا ہے۔
امام ذہبی کہتے ہیں کہ یہ کوفہ کا رہنے والا اور ضعیف ہے۔ ذہبی نے میزان الاعتدال میں زیر بحث روایت بھی ذکر کی ہے۔
ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا متروک راوی ہے۔

(تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/266، ضعفاء الصغیر ص62ح169،، تاریخ الکبیر 4/291ح2864، الجرح والتعدیل 4/415ح1825، ضعفاء العقیلی 2/203ح730، الکامل ابن عدی 5/105ح918، المجروحین 1/469ح485، ، ضعفاء والمتروکین النسائی ص194 ح298، ضعفاء والمتروکین دارقطنی ص247ح291، تہذیب الکمال 13/95ح2841، الکاشف 1/499ح2364، دیوان الضعفاء ص192ح 1935، المغنی 1/483ح2845، میزان الاعتدال 3/414ح5835 (اردو 3/405ح3836)، تذہیب التہذیب 4/330ح2881، تہذیب التہذیب 3/224ح3373، تقریب التہذیب 2/425ح2907)

جمہور کے ان اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ صالح بن موسیٰ الطلحی متروک الحدیث ہے اور اس کی روایت کی گئی حدیث قابل استدلال نہیں ہے۔

عباس بن الفضل الاسفاطی:

انہوں نے احمد بن عبداللہ بن یونس، اسماعیل بن ابی اویس، احمد بن عبداللہ بن یونس، عبید اللہ بن محمد بن حفص العنسی، عبدالجبار بن سعید المساحقی، ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ، یحییٰ بن خلف، علی بن المدینی، سلیمان بن احمد المدمشقی، خلیفہ بن خیاط، عمرو بن عون الواسطی، موسیٰ بن اسماعیل المنقری، سلیمان بن حرب، عبدالرحمان بن مبارک العنسی، ہزیم بن عثمان الراسبی، سہل بن بکار، عیاش بن الولید الرقام، ابوالولید الطیالسی سے سماع کیا۔ انسے سلیمان بن احمد الطبرانی، احمد بن عبید الصفار، ابو بکر احمد بن اسحاق بن ایوب،

ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ العقیلی، ابو حفص فاروق بن عبد الکبیر بن محمد الخطابی نے حدیث روایت کی۔ یہ صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ انہوں نے 283 ہجری میں وفات پائی۔

(رجال مستدرک 1/441، تہذیب تاریخ دمشق 26/390، الوافی بالوفیات 16/376)

ثقہ ہیں۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی اویس:

روی عن: ثور بن زید الدیلی، جعفر بن محمد الصادق، ربیعہ بن ابی عبد الرحمان، شرحبیل بن سعد، مولی انصار، ضمرہ بن سعید المازنی، عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن ذکوان، عبد اللہ بن عبد الرحمان بن معمر الانصاری، عبد اللہ بن الفضل الھاشمی، عم بن شیبہ بن ابی کثیر مولیٰ اشجع، علاء بن عبد الرحمان، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی، محمد بن ابی بکر بن حزم، محمد بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر، موسیٰ بن میسرۃ، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سعد الانصاری، یزید بن رومان۔

روی عنہ: اسماعیل بن ابان الوراق، اسماعیل بن ابی اویس (بیٹا)، اسماعیل بن صبیح، حسین بن محمد المروزی، سُندی بن عبدویہ الرازی، شبابہ بن سوار الفزاری، علی بن عاصم بن علی، عباس بن ابی شملہ، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد اللہ بن معاویہ الجمحی، عبد الحمید بن ابی اویس، عبد العزیز بن ابی سلمہ العمری، فردوس ابن الاشعری، معلیٰ بن منصور الرازی، منصور بن ابی مزاحم، نضر بن محمد الجرشی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، یونس بن محمد المؤدب۔

ابن حنبل نے کہا کہ صالح ہے۔ ابو داود نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں یا کہا کہ یہ ثقہ ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے لیکن اس کی حدیث جائز نہیں۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ قوی نہیں ہے۔ پھر کہا کہ فلیح کی طرح ضعیف ہے۔ ایک جگہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ ابو اویس اور اس کا بیٹا ضعیف ہیں۔ عثمان بن سعید الدارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صدوق ہے اور حجت نہیں ہے۔

علی بن المدینی نے کہا کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ضعیف ہے۔

عمرو بن علی نے کہا کہ اس میں ضعف ہے، اگرچہ یہ اہل صدق کے نزدیک ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ صدوق صالح الحدیث ہے لیکن ضعف کے ساتھ ہے۔

بخاری نے کہا کہ کتاب سے جو روایت کرتا ہے وہ صحیح ہوتی ہے۔

ابو داود نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ صالح صدوق ہے لیکن کمزور ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

دار قطنی نے کہا کہ اس کی زہری والی حدیثیں کوئی شے ہیں۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ صدوق وہم والا ہے ساتویں طبقے کا ہے۔

(طبقات ابن سعد 7/576ح2194، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/317، 524، تاریخ الدارمی ح376، 694، 695، سؤالات ابن ابی شیبہ ح173، تاریخ الکبیر 5/127ح377، معرفۃ التاریخ 1/505، 514، ضعفاء والمتروکین للنسائی ص257 ح674، ضعفاء العقیلی 2/270ح829، الجرح والتعدیل 5/92ح423، الکامل ابن عدی 5/300ح999، ثقات ابن شاہین ح629ح126، سؤالات البرقانی ح 570، تاریخ بغداد 11/173ح5070، تہذیب الکمال 15/166ح3361، الکاشف 2/565ح2803، دیوان الضعفاء ص220ح2216، میزان الاعتدال 4/132ح4407 (اردو 4/139ح4407)، المغنی 1/ص546ح3230، تذہیب التہذیب 5/197ح3410 ، تہذیب التہذیب 3/535ح3962، تقریب التہذیب 3/128ح3434)۔

جمہور کے اقوال کی روشنی میں یہ ضعیف ہے۔

محمد بن عیسیٰ بن السکن الواسطی:

روی عن: حارث بن منصور، مسلم بن ابراہیم، عمرو بن عون، محمد بن اسنویہ الواسطی، عاصم بن علی۔

روی عنہ: قاضی المحاملی، محمد بن عمرو الرزاز، ابو عمرو بن السماک، احمد بن فضل بن خزیمہ، احمد بن سلمان النجاد، اسماعیل بن علی الخطبی۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

(رجال المستدرک 2/273، تاریخ بغداد 3/699 ح 1187)

ثقہ ہیں۔

☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆

واللہ اعلم

تمت بالخیر

برائے رابطہ: موبائل نمبر: 03336-1519659 ای میل: saeedimranx2@gmail.com